Publication Information

الاسوۃ ریسرچ جرنل

AL-USWAH Research Journal

Publisher: Institute of Dialog and Research, Islamabad
E-ISSN 2708-2566 P-ISSN2708-8786
Vol.02, Issue 02 (July-December) 2022
https://idr.com.pk/ojs3308/index.php/aluswa/index
HEC Category "Y"

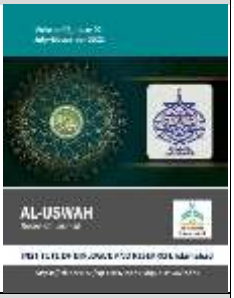

Title

سماجی امن میں گھریلو ہم آہنگی کا کردار: طلاق وخلع کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے تناظر میں

Translation:

The Role of Domestic Harmony in Social Cohesion: In the context of the Growing Trends of Divorce and Khulu

Author

Dr. Zuha Qaisar
Visiting Faculty Member BZU, Multan/ Postdoctoral Fellow IR
Email: zuhaqaisabzu@gmail.com
Dr. Farhana Mehmood
Lecturer, Faculty of Islamic Studies & Oriental Learning
Department of Islamic Studies, Fatima Jinah Women University Rawalpindi
Email: farhana.mehmood@fjwu.edu.pk
Dr. Bibi Alia
Lecturer, Department of Arabic & Islamic Studies
Women University Swabi
Email: aliasyed009@gmail.com

How to Cite:

Dr. Zuha Qaisar, Dr. Farhana Mehmood, and Dr. Bibi Alia. 2022. " سماجی امن میں گھریلو ہم آہنگی کا کردار: طلاق وخلع کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے تناظر میں: The Role of Domestic Harmony in Social Cohesion: In the Context of the Growing Trends of Divorce and Khulu" . AL-USWAH Research Journal 2 (2). https://idr.com.pk/ojs3308/index.php/aluswa/article/view/16.

Copyright Notice:

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.

سماجی امن میں گھریلو ہم آہنگی کا کردار: طلاق و خلع کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے تناظر میں

The Role of Domestic Harmony in Social Cohesion: In the context of the Growing Trends of Divorce and Khulu

Dr. Zuha Qaisar
Visiting Faculty Member BZU, Multan, Postdoctoral Fellow IR
Email: zuhaqaisabzu@gmail.com
Dr. Farhana Mehmood
Lecturer, Faculty of Islamic Studies & Oriental Learning
Department of Islamic Studies, Fatima Jinah Women University Rawalpindi
Email: farhana.mehmood@fjwu.edu.pk
Dr. Bibi Alia
Lecturer, Department of Arabic & Islamic Studies
Women University Swabi
Email: aliasyed009@gmail.com

Abstract
There is a lot of research being done today about social cohesion. The main reason for this is the development of an environment in which peace and tranquility have been greatly affected. Therefore, experts are paying special attention to the causes and causes of this problem. One aspect of social peace is domestic life, which is generally underestimated. However, its importance is fundamental. How does it affect social cohesion in the context of domestic violence, its incapacity, or divorce, and how can it be prevented in the light of Islamic and Eastern traditions? This is discussed in the following article.
Keywords: social cohesion, Domestic Harmony, Divorce, Khula'a, Islamic teachings

گھریلو زندگی اور سماجی امن کے مابین ربط

سماجی امن کی حیثیت فرد، اجتماعیت اور ریاست، سب کے لیے ایک ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا عنصر ہے جو انتشار، ٹوٹ پھوٹ اور بدامنی سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایک پر امن ماحول تعمیر و ترقی کی ضمانت ہوتا ہے۔ فرد کے لیے ذہنی آسودگی کا مسئلہ ہو، اجتماعیت کے صحت مند اور پر اعتماد باہمی ربط کی بات ہو یا ریاست کی بہبود فلاح کا قضیہ، ان تمام چیزوں میں ایک نارمل اور ہموار بہاؤ بہت ضروری ہوتا ہے۔ جبکہ فکری انتشار اور بے اعتمادی کی فضا ایسے بہاؤ کو ختم کر دیتی ہے۔ اس لیے ماہرینِ سماجیات متفق نظر آتے ہیں کہ "جب تک سماجی امن کو یقینی نہیں بنایا جائے گا، اس وقت تک بہبود اور تعمیر و ترقی کی روایت کو بھی مستحکم نہیں کیا جا سکتا۔ حتی کہ معاشی خوشحالی بھی اعتماد کی فضا اور ذہنی آسودگی کی خواستگار ہوتی ہے۔ اس پر تمام دنیا کے تمام معاشرے شاہد ہیں، جن معاشروں میں سماجی امن کی شرح زیادہ ہے وہاں معاشی ترقی اور سماجی بہبود و فلاح کے امکانات زیادہ ہیں، جبکہ اس کے برعکس معاشروں میں یہ شرح کافی نیچے ہے"1۔

سماجی امن کے لیے گھریلو ہم آہنگی کا کردار اساسی ہوتا ہے۔ عام طور پہ گھریلو تعلقات کو اس تناظر میں نہیں دیکھا جاتا اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا اثر صرف زوجین یا ایک خاندان تک محدود ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ خاندانی ادارہ پورے سماج کی بنیاد ہوتا ہے۔ بلکہ جتنے بھی سماجی اداروں ہوتے ہیں ان میں خاندان اپنے اثرات کے اعتبار سے سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ کیونکہ معاشرہ افراد کی اکائیوں کے ساتھ مل تشکیل پاتا ہے، اور ان اکائیوں کا اثر بلاشبہ پورے معاشرے پر نمایاں نظر آئے گا، ان کی ذہنی کیفیت جس طرح ہوگی ویسا سماج تشکیل پائے گا۔ ایک ایسا گھر جس میں باہمی تعلقات ہموار اور خوشگوار ہوں گے باہر کی اجتماعیت بھی اسی طرح کے رنگ میں رنگ جائے گی۔ اگر گھریلو ماحول ناچاقی پر استوار ہوگا اور اس میں نارمل بہاؤ نہیں ہوگا تو سماجی امن بھی اس سے متاثر ہوگا2۔

طلاق و خلع کا سماجی امن کو متاثر کرنے میں کردار

گھریلو ہم آہنگی عام طور پہ جس چیز سے زیادہ تناؤ کا شکار ہوتا ہے وہ زوجین کے مابین ناچاقی کا مسئلہ ہے۔ اگر یہ ناچاقی طلاق یا خلع کی حدود تک پہنچ جائے تو پھر اس سے جو مشکلات جنم لیتی ہیں ان سے سماجی امن شدید ناہمواریت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کا اثر صرف زوجین تک ہی نہیں بلکہ گھر کے اندر موجود بچوں پر بھی پڑتا ہے۔ اگرچہ اس نوع کے تناؤ میں زوجین اپنی ذات کو انتشار سے محفوظ نہیں رکھ سکتے اور جذباتی طور پہ بھی وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ بچوں پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ عموماً زیادہ وسیع ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان مسائل کی تفہیم نہیں رکھتے اور نہ جذباتی طور پہ اپنی ذات کو سنبھال سکتے ہیں اس لیے ایک ناچاقی کے شکار گھر کے اندر کا مسئلہ بچوں کو تمام عمر نفسیاتی مسائل سے دوچار رکھتا ہے۔ ایسے میں یہ امید نہیں رکھی جا سکتی ہے کہ اس کے اثرات آگے سماجی ہمواریت و امن پر نہیں پڑیں گے۔

> "يعتبر الطلاق حدثا مشؤوماً على الطفل وأهم سمات التفكك الأسري، فبعد أن كان يعيش في داخل أسرته وفي أحضان والديه وفي كنف الحب والعطف والحنان والطمأنينة، أصبح يعيش خارج هذا العطف والحنان مما يُسبب له صدمة عاطفية وابتعاد عن الاستقرار، مما يمنعه من التكيف مع حياته الجديدة بعد طلاق والديه ويعرضه لاضطرابات نفسية، مما يؤدي إلى زجه للعنف وغياهب الآفات الاجتماعية"3۔

(طلاق بچوں کے لیے ایک بدقسمت لمحہ ہوتا ہے اور یہ گھریلو ٹوٹ پھوٹ کی علامت ہوتی ہے۔ اس سے قبل بچہ اپنے خاندان کے اندر اور اپنے والدین کے سائے میں محبت، عطف اور اطمینان کے ساتھ رہ رہا ہوتا ہے۔ لیکن طلاق کے بعد وہ اس محبت و عطف سے محروم ہو جاتا ہے جس سے وہ جذباتی صدمے کا شکار ہوتا اور استحکام سے دور ہو جاتا

ہے۔ وہ اپنی نئی زندگی کے ساتھ پر امن و مستحکم نہیں رہ سکتا جس سے نفسیاتی عارضے لاحق ہو جاتے ہیں اور وہ تشدد اور سماجی آفات کا کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔)

ماہرین سماجیات نے اس پر تحقیق کی ہے کہ جرائم اور بری عادات میں ملوث افراد میں کہیں نہ کہیں خاندانی ٹوٹ پھوٹ کے اثرات موجود ہوتے ہیں۔ اور اگر گھریلو ناچاقی طلاق اور علیحدگی تک پہنچ جائے تو وہ براہ راست سماج پر اثرانداز ہوتی ہے۔ امریکا میں کیے جانے والے ایک سروے کے مطابق یا بات سامنے آئی کہ جرائم میں ملوث افراد میں سے 26 فیصد ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے والدین میں ناچاقی کے سبب علیحدگی ہو چکی ہوتی ہے۔ جبکہ 50 فیصد افراد ایسے ہوتے ہیں جن کے والدین کے درمیان ناچاقی اور تناؤ کا ماحول رہا ہوتا ہے۔ یہ سروے جرائم میں ملوث 7598 افراد پر تحقیق کے بعد مرتب کیا گیا۔4 اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلاق یا گھریلو ناچاقی کے اثرات صرف ایک گھر کے اندر یا زوجین تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ ان کا دائرہ مختلف شکلوں میں پورے معاشرے تک پھیلا ہوا ہوتا ہے۔

ڈاکٹر خالد علوی رقم طراز ہیں:

"ایک اچھے خاندان کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے تمام فرائض ادا کرے اور اس کے عناصر ترکیبی مکمل ہوں۔ خاندانی ہم آہنگی کے معنی یہ ہیں کہ مرد اور عورت کے تعلقات مستحکم ہوں، تربیت اولاد اور نگہداشت بزرگان کا پورا اہتمام ہو، خاندان اس طرح کا ہو کہ اس کا ہر فرد خواہ زرعی معاشرے کا ہو یا صنعتی کا، اس کے فیصلوں کا پابند ہو۔ معاشرتی استحکام کی بنیاد خاندانی ہم آہنگی ہے۔ جس معاشرے کے خاندانی نظام میں عورت و مرد کے تعلقات پر کوئی پابندی نہ ہو، بچے خاندان کا لازمی جزنہ ہوں، اور بزرگوں کا احترام نہ ہو، وہ معاشرہ جنسی بے راہ روی اور مجرمانہ تغافل کا شکار شفقت ورحم سے عاری اور انسانی ہمدردی سے خالی ہو جاتا ہے۔ علمائے معاشرہ کے مطابق خاندانی ہم آہنگی فرد کے جذباتی تحفظ کا باعث بنتی ہے۔ دورِ حاضر کے معاشرتی انتشار کا سبب یہی خاندانی بدنظمی ہے۔ جنسی تعلقات میں غیر ذمہ داری، طلاق کی کثرت، ضبط تولید اور بوڑھوں سے عدم التفات وہ برائیاں ہیں جنہوں نے استحکام و سکون کو ختم کر دیا ہے۔ اور دورِ حاضر کا انسان اکثر و بیشتر اخلاقی خوبیوں سے عاری دکھائی دیتا ہے"۔5

طلاق اور خلع کے انسانی زندگی کے اوپر، بالخصوص خواتین کی زندگی پر بھیانک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں جنوبی پنجاب میں ایک سروے کیا گیا تھا، اس سے جو نتائج سامنے آئے وہ بتاتے ہیں کہ کیسے علیحدگی کی زندگی سماجی زندگی کو بھی متاثر کرتی ہے۔ سروے میں بتایا گیا کہ گھریلو جھگڑے خواہ میاں وہ بیوی کے درمیان ہوں یا مشترکہ خاندانی نظام میں گھر کے افراد میں سے کسی کے ساتھ ہوں اس کی وجہ سے بھی طبیعت پر اثر پڑتا ہے، خاص طور پر

جب اخلاقیات کو ترک دیا گیا ہو اور برداشت، صبر اور تحمل بھی نہ رہے تو اس کے اثرات بہت تبدیلی پیدا کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اڑتالیس فیصد خواتین نے کہا کہ وہ بہت زیاد جھگڑوں کی وجہ سے مضطرب ہوتیں ہیں۔ بارہ فیصد نے کہا کہ وہ اکثر بے چین رہتی ہیں۔ اور چھتیس فیصد نے کہا کہ وہ کبھی کبھار بے چین رہتی ہیں۔ جبکہ چار فیصد نے کہا کہ وہ بالکل بے چین نہیں ہوتیں۔6

دوران سروے یہ سوال بھی پوچھا گیا کہ کیا مطلقہ یا بیوہ ہو جانے کی وجہ سے آپ کی طبیعت پر منفی اثر حاوی آرہا ہے یعنی کو زندگی سے بیزاریت اور اچاٹ پن؟ ستاون فیصد خواتین نے کہا کہ طلاق یا بیوگی نے ان کی زندگی کو بہت زیاد پُر اذیت بنا دیا ہے۔ بائیس فیصد نے کہا کہ وہ اکثر طلاق یا بیوگی کی وجہ اذیت کا شکار ہوتیں ہیں اور آٹھ فیصد نے کہا کہ وہ کبھی کبھار اذیت کا شکار ہوتی ہیں۔ جبکہ تیرہ فیصد نے کہا کہ وہ بالکل اذیت کا شکار نہیں ہوتیں۔7

گھریلو ہم آہنگی کے قیام کے لیے اسلام کی تعلیمات

اسلام نے صحت مند معاشرے کی تشکیل کے لئے جہاں عائلی زندگی کو ضرور قرار دیا ہے وہاں زندگی کو بہترین اسلوب سے گزارنے کے لئے اصول و قوانین مقرر فرمائے ہیں اور ہدایات بھی جاری کی ہیں جن پر عمل درآمد کرنے پر مسلمان اپنی زندگی خوش وخرم گزار سکتا ہے۔ ایک ساتھ بہتر طور پر زندگی گزارنے کے لیے، خوشی وراحت وسکون کو حاصل کرنے اور رنج و غم کو دور کرنے کے لئے ایک دوسرے کا تعاون کرنا ضروری ہے۔ مثلا:

1۔ ایک دوسرے کے راز لوگوں کے سامنے ذکر نہ کئے جائیں:8

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ کی نظر میں میں سب سے بدبخت انسان وہ ہو گا جو میاں بیوی کے آپسی راز کو دوسروں کے سامنے بیان کرے۔9

2-شوہر باہر کے کام اور بیوی گھریلو کام انجام دے

قرآن وسنت میں واضح طور پر ایسا کوئی قطعی اصول نہیں ملتا جس کی بنیاد پر کہا جائے کہ کھانا پکانا عورتوں کے ذمہ ہے،10 البتہ حضرت فاطمہؓ کی شادی کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے درمیان کام کی جو تقسیم کی وہ اس طرح تھی کہ باہر کے کام حضرت علیؓ دیکھتے تھے 11، گھریلو کام مثلاً کھانا بنانا، گھر کی صفائی کرنا وغیرہ حضرت فاطمہؓ کے ذمہ تھا۔ لیکن زندگی قانونی پیچیدگیوں سے نہیں چلا کرتی، لہذا جس طرح قرآن وحدیث میں مذکور نہیں ہے کہ کھانا پکانا عورت کے ذمہ ہے اسی طرح قرآن وسنت میں کہیں واضح طور پر یہ بھی موجود نہیں ہے کہ شوہر کے ذمہ بیوی کا علاج کرانا لازم ہے، اسی طرح قرآن وسنت میں مرد کے ذمہ نہیں ہے کہ وہ بیوی کو اس کے والدین کے۔ گھر ملاقات کے لیے لے جایا کرے۔ اسی طرح اگر بیوی کے والدین یا بھائی مرد کے گھر

آئیں تو وہ مرغ مسلم و کوفتے کباب وغیرہ لے کر آئے۔ معلوم ہوا کہ دونوں ایک دوسرے کی خدمت کے جذبہ سے رہیں۔ باہر کے کام مرد انجام دے اور عورت گھر کے معاملات کو بخوبی انجام دے۔12

3۔ میاں بیوی کی مشترکہ ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کی جنسی ضرورت کو پورا کریں۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مرد اپنی بیوی کو اپنی طرف بلائے (یہ میاں بیوی کے مخصوص تعلقات سے کنایہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو ان تعلقات کو قائم کرنے کے لئے بلائے) اور وہ عورت نہ آئے یا ایسا طرز اختیار کرے کہ جس سے شوہر کی وہ منشا پوری نہ ہو اور اس کی وجہ سے شوہر ناراض ہو جائے تو ساری رات صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں، یعنی اس عورت پر خدا کی لعنت ہو اور لعنت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو حاصل نہیں ہو گی۔13

4-اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے مشترکہ فکر و کوشش:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ"۔14

(اے ایمان والو، تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جس پر سخت و مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے، اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں)

گھریلو زندگی کو طلاق و خلع سے بچانا اسلام کی تعلیم ہے۔ ہر ممکن حد تک کوشش کی جانی چاہیے کہ زوجین کے درمیان علیحدگی نہ ہو۔ ورنہ سماجی امن خراب ہو جائے گا۔ کثرت طلاق کی کچھ وجوہات کا تعلق معاشرے سے ہے اور کچھ وجوہات کا تعلق زوجین کے مابین تعلق سے ہے۔ زوجین کے مابین وہ عمومی فجوہات کون سی ہیں جس کی وجہ سے نوبت علیحدگی تک جا پہنچتی ہے، طلاق کی نوبت آجاتی ہے یا پھر خلع کے لیے عورت مجبور ہو جاتی ہے۔ زوجین کے درمیان اختلاط جھگڑا اور طلاق کی وجوہات کا جائزہ لینے پر بہت سی وجوہات ایسی سامنے آجاتی ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ایسی وجوہات نہیں تھیں جن کی بنا پر علیحدگی یا طلاق کی نوبت آجائے بلکہ ایسی وجوہات تھیں جو حل کرنے پر بہتری کی صورت آسکتی تھی طلاق اور علیحدگی سے بچا جا سکتا تھا۔ آج کل ہم اگر اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو سینکڑوں ایسی مثالیں مل جائیں گی کہ مرد نے عورت کو طلاق دے دی یا پھر عورت نے مرد سے خلع لے لیا، اگرچہ پاکستان میں خلع لینے فالی خواتین کی تعداد مغربی ممالک کی نسبت بہت ہی کم ہے اور اس کی وجوہات ہمارا خاندانی نظام، رکھ رکھاؤ اور

خواتین کا کم تعلیم یافتہ ہونا ہے۔

گر ناکام ازدواجی زندگی کی وجوہات کی بات کی جائے تو ان گنت وجوہات ہمیں نظر آسکتیں۔ سب سے بڑی وجہ البتہ ایک ہی ہے یعنی کہ امیدوں کا پورانہ ہونا۔ اکثر اوقات شوہر یا بیوی ایک دوسرے سے اس قدر امیدیں وابستہ کر لیتے ہیں کہ جب وہ پوری نہیں ہوتیں تو پھر تلخیاں بڑھتی جاتی ہیں اور نتیجہ علیحدگی تک جا پہنچتا ہے جو کہ اللہ کے نزدیک جائز کاموں میں سے سب سے ناپسندید عمل ہے۔

بہترین خواتین وہ ہیں جو خانگی زندگی میں امن و سکون اور مسرت کا بیج بوئیں اور خاندان کو متحد خوش نصیب اور باعزت بنائیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ خواتین ذہنی وجسمانی طور پر صحت مند ہوں۔ لیکن اس کے برعکس آج ہم دیکھتے ہیں کہ خواتین بے شمار ذہنی الجھنوں کا شکار ہیں۔ خواتین خواہ کسی بھی طبقے یا عمر کی ہوں وہ کسی نہ کسی نفسیاتی الجھن کا شکار ہیں۔ ان الجھنوں اور پریشانیوں نے اس کی ذاتی زندگی کو ہی نہیں بلکہ معاشرتی زندگی کو بھی متأثر کیا ہے۔ خواتین کی بے سکونی معاشرے کے بگاڑ کا سبب ہے۔ خواتین ڈپریشن، اضطراب، بے خوابی، ہسٹریا اور شیزوفینیا جیسے امراض کا شکار ہو رہی ہیں۔

سیدہ سعدیہ غزنوی لکھتی ہیں:

"تخلیقی لحاظ سے انسان قدرت کا ایک مکمل شاہکار ہے اس میں سوچنے سمجھنے فیصلہ کرنے اور اپنے گردوپیش سے تاثر حاصل کرنے کی صلاحیت موجود ہے وہ اگر اچھے ماحول میں رہے، اچھی راہبری پائے تو وہ اچھے کردار کا مظاہرہ کرتا ہے اگر وہ غلط تربیت پائے، اسے اچھی سرپرستی نہ ہو، محبت نہ ملے، زندگی کی دوڑ میں بے سہارا چھوڑ دیا جائے تو وہ اپنے ناپختہ ذہن سے درست فیصلے نہیں کرتا بلکہ آوارگی اور جرائم کا مرتکب ہوتا ہے"15۔

خواتین کیونکہ زیاد حساس طبع ہوتیں ہیں اور ماحول سے جلد متاثر ہو جاتی ہیں۔ اگر خواتین کو اسلامی ماحول ملے تو وہ دین و دنیا دونوں کو سنوار سکتی ہیں۔ اس کے برعکس آزاد ماحول دین و دنیا دونوں کی تباہی کا ذمہ دار ہو گا۔

مولانا تقی امینی رقمطراز ہیں:

"انسان شعوری یا غیر شعوری طور پر ماحول کی تمام چیزوں سے متاثر ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ یہ تاثر مزاج اور طبیعت میں دخیل بن جاتا ہے جس کا اثر اعمال واخلاق میں نمایاں ہونے لگتا ہے۔16

اگر کوئی خاتون جس کا گھریلو ماحول اچھا نہ ہو، ہر وقت طعن و تشنیع اور گالی گلوچ ہو تو وہ خاتون بدزبان ہو گی۔ اور اگر ماحول خوشگوار ہو، دوسروں کی حق تلفی نہ کی جاتی ہو تو وہ خاتون مہذب اور شائستہ اخلاق کی مالک ہو گی۔ اس لیے ماحول کا انسانی کردار پر بہت اثر ہوتا ہے ماحول ہی انسان کو نیک و بد بناتا ہے۔

مولانا حفظ الرحمن لکھتے ہیں:

"انسان کا بھی یہی حال ہے کہ اگر اُس کی نشو و نما عمدہ ماحول یعنی اچھے مکان، ترقی پذیر مدرسہ، مہذب و شائستہ رفقاء کے درمیان ہو اور انصاف پسند قانون اُس پر حکمران ہو اور وہ صحیح دینی ملت کو اختیار کرے تو اس ماحول میں اُسکی نشو و نما عمدہ اور اس کی تخلیق بہتر سے بہتر ہو گی، ورنہ اس سے متضاد ماحول میں اس کا شریر و مفسد اور بہت سے اجتماعی اور اخلاقی امراض کا مرکز بن جانا قرین قیاس ہے"۔17

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے خاندان وہ اینٹ ہے جس سے معاشرے کی عمارت کھڑی ہوتی ہے اگر خاندان کی یہ اینٹ کمزور ہو یا صحیح جگہ نہ لگائی جائے تو عمارت کمزور اور خراب ہو گی۔ اور ایسی عمارت کسی بھی لمحے نیچے گر سکتی ہے۔ اس کے برعکس اگر خاندان مضبوط و مستحکم ہو گا تو معاشرہ مضبوط و مستحکم ہو گا۔ خاندان سکون و محبت کی علامت ہے جہاں ہم دیکھتے ہیں کہ آج مائیں بچوں کی تربیت سے بھاگ کر انہیں ڈے کیئر سنٹر (Day Care Center) میں بھیج دیتی ہیں یہ بچے بڑے ہو کر والدین کو اولڈ ایج ہوم میں بھیج رہے ہیں۔ یتیم خانے دارالامان اور مینٹل ہسپتال بن گئے ہیں۔ یہ ادارے کسی بھی معاشرے کی بنیادوں کے کھوکھلا ہونے کی نشانی ہیں18۔

خلاصۃ البحث

زیر نظر مقالہ کو سامنے رکھتے ہوئے جو نتائج سامنے آئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ سماجی امن کی تشکیل کے متعدد پہلوؤں میں سے گھریلو ہم آہنگی کا کردار بہت بنیادی نوعیت کا ہوتا ہے۔ سماجیات کے ضمن میں یہ جہت زیادہ تحقیق کی متقاضی ہے تاکہ عصر حاضر میں سماجی امن کی مخدوش ہوتی صورتحال پر قابو پایا جاسکے۔ اسلامی ہدایات کی روشنی میں رہنمائی بالکل واضح ہے جسے عام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ طلاق وخلع کی شرح کو کم کیا جاسکے۔ فقہاء نے بھی اس پر بہت کلام کیا ہے کیسے گھریلو مسائل کا صحت مند حل نکالا جائے۔ زوجین کے تعلق کو صرف انفرادی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس لیے اسلامی نکات کی روشنی میں اس مسئلے کو اجاگر کیا جانا چاہیے۔

حوالہ جات

---

1 Salim al-Baghdadi, al-Tafaq al-Asri, Beirut, Dar al-Shuruq, 2009, 112

2 Mahdi al-Qassas, Al-Asri Sociology, Beirut, Dar Habaib, 2017, 33

3 Salim al-Baghdadi, al-Tafqaq al-Asri, 114

4 Saleh Ibrahim, Al-Azma al-Asriya, Cairo, Maktaba al-Cahra, 2014, 74

5 Dr. Khalid Alvi, Social System of Islam, Islam and Modern Social Ideas, Lahore, Al-Faisal Publishers and Traders Books, 157-158

[6] Zahi Qaiser,Trends in Divorce and Khaleah in Multan Division,in the Context of Court Cases, PhD Dissertation, Department of Islamic Studies,Bahauddin Zakaria University,Multan,2018,147

[7] Zahi Qaiser, Trends in Divorce and Khula in Multan Division,in the Context of Court Cases,141

[8]9:44 , https://hijabislami.in/13557

[9] For example,Abu Saeed Al-Khudri (may Allah be pleased with him) says that the Messenger of Allah (peace and blessings of Allah be upon him)said: (On the Day of Resurrection, the worst place in the sight of Allah will be for the person who is alone with his wife and the wife with her husband. (He should adopt seclusion and then the person should reveal the secrets of his wife) This hadith has been narrated by Imam Muslim under hadith number: (1437).

[10] https://www.banuri.edu.pk/readquestion/b-v-

[11] //darulifta-deoband.com/home/ur/women-s-issues/60113

[12] Mahdi al-Qasas, Ilm al-Masa'il al-Asri, 101-110

[13] It is in Mishkwat al-Masabih: "And Abi Hurairah said: The Messenger of God, may God bless him and grant him peace, said: "If a man prays for his wife to go to bed, then she becomes angry and the angels curse her until she sleeps." It is in Marqaat Al-Mufatih: "(Cursed by the angels): Because she was commanded to obey her husband in non-disobedience, it was said: And menstruation has no excuse for abstaining because it has the right to enjoy what is above the burden of the public." /5, i/Dar al-Fikr) Fatawi al-Shami has it: "And it is right for her to obey him in every permissible thing. (He said: in every permissible thing) it is clear that when he commands it from him, it is obligatory on him like the command of the Sultan of the Kingdom." (Chapter Al-Haqis, p/208, c/3, i/old)

[14] Al-Tahreem: 6

[15] Sayyida Sadia Ghaznavi, The Prophet ﷺ as a Psychologist, Lahore, Al-Faisal Publishers and Booksellers, 9

[16] Also, 9

[17] Muhammad Hufzur Rahman, Maulana, Ethics and Moral Philosophy, Delhi, Farooq Press, 1950, 27

[18] Khalid Rehman, Salim Mansoor, Women, Family and Our Society, Islamabad, Institute of Policy Studies, 2007, 70